

## 192610-ایمان کے ساتھ استقامت بھی ہو تو اس کے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں؟

سوال

ایمان کے ساتھ استقامت بھی ہو تو اس کے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : (وَمَنْ حَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَعْنَةُ الْحَيَاةِ طَبِيعَةٌ وَالْفَرِجُ شَيْعَمٌ إِذْ جَنِّمَ بِأَخْسِنِ نَارٍ كُلُّا ثُلَّةٍ لِمَنْ كَفَرُوا).

ترجمہ : جو مرد یا عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے تو ہم اسے خوشحال زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے، اور انہیں ضروران کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے جو وہ کرتے تھے۔ [الخل: 97]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کرتے ہیں :

"یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کی حالت میں عمل صالح کرنے والے مردوزن کیلئے وعدہ ہے، عمل صالح یہ ہے کہ کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کام ہو۔ اور وعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اچھی زندگی عطا فرمائے گا اور آخرت کے دن اسے بہترین اجر و ثواب سے نوازے گا۔"

اچھی زندگی میں ہر طرح کی آسائش اور راحت کو شامل ہے، بلکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر اہل علم سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اچھی زندگی کی تفسیر پاکیزہ رزق حلال سے کی ہے۔ جبکہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اچھی زندگی سے مراد قناعت لی ہے، یعنی موقف ابن عباس، عکرمہ اور وہب بن منبه کا ہے۔ نیز علی بن ابو طلحہ نے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ : اس سے مراد خوشحال زندگی ہے۔ ضحاک رحمہ اللہ کرتے ہیں : اس سے مراد رزق حلال اور دنیا میں عبادت کی توفیق ہے۔ ضحاک رحمہ اللہ ایک اور جگہ کہتے ہیں کہ : اس سے مراد شرح صدر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے؛ لیکن صحیح موقف یہی ہے کہ اچھی زندگی میں یہ سب چیزیں شامل ہیں "ختم شد تفسیر ابن کثیر (516/4)

اللہ تعالیٰ کا ایک مقام پر فرمان ہے :

(وَمَنْ حَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَئِكَ يَنْهَا خُلُونَ الْجَنَّةِ يُرَزَّقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ).

ترجمہ : جو مرد یا عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے تو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور انہیں جنت میں بغیر حساب کے رزق دیا جائے گا۔ [غافر: 40]

ایک اور مقام پر فرمایا :

(وَمَنْ أَرَادَ الْجَنَّةَ وَسَعَى لِمَا سَعَيْهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَئِكَ كَانُوا سَعْيَهُمْ مُكْفُورًا).

ترجمہ : اور جو آخرت چاہتا ہے اور اسی کیلئے ایمان کی حالت میں خصوصی کا اوش کرتا ہے؛ تو یہی لوگ ہیں جن کی کاوش کی قدر کی جائے گی۔ [الإسراء: 19]

ایسے ہی فرمایا :

(وَمَنْ يَعْلَمْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَئِنْ كَفَرَ فَلُلَّهُ أَلَّا هُمْ بِهَا).

ترجمہ : اور جو بھی ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے تو اسے کسی ظلم اور زیادتی کا خدش بھی نہیں ہو گا۔ [طہ: 112]

تو ان آیات میں واضح ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے اور اللہ کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرتا رہے، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، اللہ کی شریعت پر استقامت اختیار کرے، شرعی حدود سے بجاو زندہ کرے: تو اس کیلئے دنیا و آخرت میں سعادت مندی ہوگی، دنیا و آخرت میں وہ شخص کامیاب ہو جائے گا، ایسے انسان کو دنیا میں حاصل ہونے والی عظیم ترین نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے فیضی اطمینان عطا کرتا ہے، اس کی شرح صدر فرماتا ہے، حالات سنوار دیتا ہے، اور انسان ایمان و یقین کے ساتھ اللہ کی اطاعت میں مکن رہتا ہے، اس کا ذہن کسی اور جانب متوجہ نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر یہ بھی احسان ہوتا ہے کہ اللہ اس کے دل کی اصلاح فرماتا ہے، اس کے کردار اور گفتار میں یعنی گپتی پر افرادیتا ہے، وہ ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اگر وہ اسی حالت پر فوت ہو جائے: تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب کی آزمائشوں سے بچا لیتا ہے، پھر جب اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو اس کا حساب آسان کر کے اجر بھی بڑھا چڑھا کر عطا کرتا ہے، اس کی برا بیوں کو بھی اچھا یوں میں بدل کر اپنی رحمت کے صدقے اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے، تو وہ ہمیشہ راحت میں رہے گا اور کبھی بھی اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی، وہ جنت میں ابدی اور سرمدی زندگی گزارے گا، وہاں اسے وہ کچھ ملے گا جو آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے بارے میں کافنوں نے سنا ہے بلکہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک نہیں آیا، انہی امور کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

**\*إِنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ أَعْلَمُ بِالْأَنْعَامِ فَوَأْلَا مُخْرَجُكُمْ أَنْجَوْهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْأَخْرَقِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَمَسَّخْتُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَمَرَحُونَ \*  
نَذَرًا مِنْ غَنَوْرِ رَحْمَمِ).**

ترجمہ: پہنچ کرنے والوں نے کہا: ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر وہ اسی پر ڈٹ گئے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں [اور کستہ ہیں] اک تم خوف نہ کرو نہ ہی غم کھاؤ، بلکہ جنت کی خوشخبری سے خوش ہو جاؤ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا (30) ہم تمہارے دنیا کی اور زندگی اور آخرت میں بھی دوست ہیں، اور تمہارے لیے وہاں وہ کچھ ہے جو تمہارے دل چاہیں گے، اور تمہیں وہاں وہ کچھ ملے گا جس کا مطالبہ کرو گے (31) یہ بخشے و والے نہایت رحم کرنے والے پروردگار کی جانب سے مہماں نوازی ہوگی۔ [فصلت: 30-32]

واللہ اعلم